بلاسود بینکاری اور ہم

(عظمی اعظم، فیصل آباد)

جدید دور میں بینک کی اہمیت:

جدید دور میں بینکوں کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ ملکی معیشت کے استحکام کے لئے بینک کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ دورِ حاضر کے انسان کو بینک کی بدولت بہت سی سہولتیں (مہیا) حاصل ہیں۔ مثلاً

(۱) رقموں کا مبادلہ و ادائیگی کا انتظام (۲) امانتوں کی حفاظت، قیمتی زیورات اور دستاویزات کی حفاظت (۳) بیرونی ممالک کی وصولیوں اور ادائیگیوں کا انتظام، قرضوں کا اجراء وغیرہ (۴) اعتبار نامے۔ سفری چیک، ڈرافٹ جاری کرنا (۵) کمپنیوں کے حصص کی خرید وفروخت کا بندوبست (۶) ہنڈیوں اور ایجنسی کی خدمات (۷) سرمایہ کاری۔

قرضے دیتا ہے تو قرضوں کی درج ذیل اقسام ہیں، وہ تین ہیں:

(۱) طلبی قرضے (۲) قلیل مدت کے لئے قرضے (۳) طویل مدت کے لئے قرضے۔

قرضوں کی ادائیگی کے لئے بینک درج ذیل طریقے اختیار کرتا ہے:

(۱) اوور ڈرافٹ (Overdraft) کے ذریعے (۲) نقد قرضہ (Cash Credit)

(۳) ہنڈیوں کو بٹہ لگا کر (Through Discounting Bills)

بلاسود بینکاری کا جامع خاکہ:

ہم یہاں اسی نظام کا مختصر مگر جامع خاکہ پیش کرتے ہیں۔ جس کے مطابق بلاسود بینکاری نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ (۱) بینک جو خدمات بعوض کمیشن یا فیس کے سرانجام دیتے ہیں وہ اسی طرح جاری رہ سکتی ہیں۔ کیونکہ اس میں سود کا عنصر موجود نہیں ہے۔ ان خدمات میں امانتوں کا رکھنا لاکرز (Lockers) کا مہیا کرنا، زیورات، کاغذات، دستاویزات، سندات اور دوسری چیزوں کا حفاظت

۱۔ اسلامی معاشیات: ۲۹۵،۲۹۴۔

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

کرنا، سفری چیک (Travellers Cheques) جاری کرنا شامل ہیں۔ اسی طرح گاہکوں کی طرف سے خرید وفروخت، صنعتی کاروبار اور دیگر امور میں ماہرانہ مشورے دینا سودی لین دین سے پاک ہے۔ چنانچہ بینک کے یہ تمام کاروبار غیر سودی نظام میں بھی جاری رہیں گے۔ (۱)

تین قسم کے اکاؤنٹ کھولے جاسکتے ہیں:

(۱) کرنٹ اکاؤنٹ (۲) سیونگ بینک اکاؤنٹ (۳) سرمایہ کاری اکاؤنٹ۔

(۱) کرنٹ اکاؤنٹ:

کرنٹ اکاؤنٹ میں لوگ حساب کھول کر جب چاہیں رقم جمع کر سکتے ہیں اور جب چاہیں نکال سکتے ہیں اس میں روپیہ رکھنے اور نکالنے کی کوئی قید نہیں۔ کرنٹ اکاؤنٹ والے بینک کے نفع ونقصان کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ بینک ان کی پوری رقم کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا۔

(۲) سیونگ اکاؤنٹ:

سیونگ اکاؤنٹ عام طور پر ان لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو تجارت میں روپیہ نہیں لگاتے بلکہ اپنی بچت کے لئے بینک کھاتہ کھولتے ہیں اور عام ضرورت پر اس میں سے روپیہ نکالتے ہیں۔ زیادہ تر یہ حفاظت اور بچت کے لئے ہوتا ہے۔ اس اکاؤنٹ والے بھی کارپوریشن کے نفع ونقصان کے ذمہ دار نہیں ہوں گے اور بینک ان کی پوری رقم کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا۔

(۳) سرمایہ کاری اکاؤنٹ:

سرمایہ کاری اکاؤنٹ میں لوگ معین مدت کے لئے رقم جمع کرائیں گے تاکہ اسے بینک کاروبار میں لگاسکیں۔ اس اکاؤنٹ والے کارپوریشن کے اس کاروبار میں نفع ونقصان کے ذمہ دار ہوں گے، جو ان کے سرمایہ کے اشتراک سے کیا ہوگا اور بینک ان کو اپنے سالانہ منافع میں سے متناسب حصہ دے گا۔ (۲)

۱۔ اسلام اور جدید معاشی تصورات اور تحریکیں: ۲۶۶۔

۲۔ اسلام اور جدید معاشی تصورات اور تحریکیں، ۲۶۷۔۲۶۶۔

۳۔ تجارتی بینک بدستور قائم رہیں گے اور ان کی ذمہ داری محدود ہوگی۔

۴۔ کسی کارخانہ دار کو ضرورت کے وقت سرمایہ کی فراہمی بینک کی طرف سے مضاربت کے اصول پر ہو سکے گی۔

۵۔ بلاسود بینکاری میں عوام کو سود کی بجائے مضاربت کی رعایت ملے گی۔

۶۔ اگر بینک سرمایہ مضاربت کے اصول پر افراد اور اداروں کو فراہم کرتا ہے تو اس کے تحت اگر کاروبار میں نقصان ہو تو یہ نقصان سرمایہ میں واقع ہوگا اور یہ نقصان بینک کو برداشت کرنا ہوگا۔ اگر نفع ہو تو اس میں نفع بینک اور کاروباری فریق طے شدہ نسبتوں کے مطابق شریک ہوں گے۔

۷۔ بینک اور کاروباری فریق کے درمیاں نفع کی تقسیم کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں۔

بلاسود بینکاری کی ضرورت:

چونکہ اسلام میں سود قطعی طور پر حرام ہے اور جدید دور میں بینکوں کی اہمیت بھی مسلم ہے اس لئے ایک اسلامی ریاست میں بینکاری کا نظام غیر سودی بنیادوں پر چلانا نہایت ضروری ہے۔(۱)

بنیادی تقاضے جو اس نظام کو چلانے کیلئے ضروری ہیں:

بلاسود بینکاری نظام کو کامیابی سے چلانے اور اس سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ معاشرہ اسلامی ہو اور حکومت قرآن و سنت کے مطابق ہو، اس کے ماتحت سودی لین دین قابل تعزیر جرم ہو۔

۲۔ پرانی بنیادوں پر نئی عمارت تعمیر نہ کی جائے، سارا جسم گل سڑ چکا ہے۔ محض پیوند کاری سے کام نہیں چل سکتا۔ پورا ڈھانچہ از سر نو مرتب کیا جائے۔

۳۔ حکومت پختہ عزم، اسلامی جذبہ اور نیک نیتی سے اس نظام کو چلانے کی کوشش کرے اور اس کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

۱۔ سود سے آزاد اسلامی معاشرہ کے لئے معاشی نظام، ۲۴، ۲۳، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، ۱۲۶، ۱۱۵۔ بلاسود بینکاری، ۲، ۳۔

۴۔ جدید ماہرین معاشیات اور علمائے دین کے مشترکہ غور وفکر اور محنت کی ضرورت ہے۔

۵۔ حاجتمند صارفین کے لئے اجتماعی کفالت کا معقول انتظام ہو۔

۶۔ ملکی معیشت کو مکمل طور پر اسلامی بنیادوں پر استوار کیا جائے۔(۱)

۷۔ سود کو قانوناً بند کر دیا جائے اور اگر کوئی فرد یا گروہ یہ مذموم کام جاری رکھے تو اس کے خلاف مقدمات قائم کر کے سزائیں دی جائیں۔

۸۔ دنیائے اسلام کے تمام ممالک بینکاری نظام کے تمام اداروں کو قومی ملکیت میں لے کر ان کا نظام خود حکومت چلائے اور بینک مالکان کو ان کا معاوضہ آسان اقساط میں ادا کرتی ہے۔ بینکاری نظام کو سرمایہ اور محنت کی شراکت کے طور پر چلائے۔

بلاسود بینکاری کے مروجہ طریقے:

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے بلاسود بینکاری کے بارہ طریقے تجویز کئے ہیں۔ ملک میں بینکاری کاروبار کرنے والے تمام ادارے اس بات کے پابند ہیں کہ ان ہی بارہ طریقوں کے مطابق اپنے فرائض انجام دیں یہ طریقے درج ذیل ہیں:

۱۔قرضوں سے متعلق طریقے:

(۱) بلاسود قرضے مع حق الخدمت: ایسے قرضوں پر بینک صرف حق الخدمت یعنی اپنے انتظامی اخراجات (Service Charge ہی وصول کرسکتا ہے۔

(۲) قرضِ حسنہ: ایسے قرضوں پر بینک صرف حق الخدمت یعنی اپنے انتظامی اخراجات بھی وصول نہیں کرے گا۔ جب وہ اس کی ادائیگی کے قابل ہوگا۔

۲۔کاروبار سے متعلقہ مالیات کی فراہمی کے طریقے:

(۱) مؤجل ادائیگی مع اضافی قیمت (یعنی Mark Up) اس طریقہ کے مطابق بینک قرض خواہ کو مطلوبہ شے یا اثاثہ خرید کر دیتا ہے اور مستقبل میں کچھ اضافہ کے ساتھ اس کی قیمت وصول کرتا ہے۔قرض خواہ اثاثہ کی قیمت قسطوں میں ادا کرسکتا ہے۔ یکمشت بھی۔

۱۔ اسلام اور جدید معاشی تصورات اور تحریکیں۔۲۷۲، ۲۶۸۔

۳۔تجارتی بلوں کی خرید:

اس طریقہ کے تحت بینک قرض خواہ یعنی تجارتی ہنڈی لکھنے والے (Drawer) سے ہنڈی خرید لیتا ہے اور مقروض یعنی جس کے نام ہنڈی لکھی گئی ہو (Drawer) کو ہنڈی فروخت کر دیتا ہے۔ بینک ہنڈی لکھنے والے سے ہنڈی کی مندرجہ قیمت سے کم قیمت پر خریدتا ہے اور مقروض سے زیادہ قیمت وصول کر کے نفع کماتا ہے۔

۴۔خریداری کا معیار: (Bay Back Agreement)

اس طریقہ کے تحت بینک سے سرمایہ طلب کرنے کا خواہشمند کوئی شخص بینک کو اپنی کوئی منقولہ یا غیر منقولہ شے، جائیداد یا اثاثہ فروخت کرتا ہے۔ بینک اس شے یا اثاثہ کے عوض اسے مطلوبہ رقم فراہم کرتا ہے۔ یہ متعلقہ شخص اپنی جائیداد، شے یا اثاثہ بینک سے کچھ اضافہ قیمت پر پھر خرید لیتا ہے اور مستقبل میں یکمشت یا بالاقساط اس کی ادائیگی کا وعدہ یا انتظام کرتا ہے۔ بینک کی طرف سے اس اثاثہ کی قیمت خرید اور اصل قیمت میں فرق بینک کا منافع ہوتا ہے۔

۵۔پٹہ داری: (Leasing)

اس طریقہ کے تحت بینک کسی شخص کا مطلوبہ اثاثہ خرید کر اسے دے دیتا ہے اور اس کا ایک باہمی طور پر طے شدہ کرایہ وصول کرتا ہے۔

۶۔ملکیتی کرایہ داری: (Hire Purchase)

اس طریقہ کے تحت بینک کسی گاہک کے لئے اس کا مطلوبہ اثاثہ خرید کر اسے دے دیتا ہے۔ گاہک اس اثاثہ کی قیمت جس میں بینک کے مصارف اور منافع شامل ہوتا ہے۔ اقساط میں اس طرح ادا کرتا رہتا ہے کہ ایک مقررہ مدت کے بعد اثاثہ کی پوری قیمت بینک کو وصول ہو جاتی ہے اور اثاثہ کی ملکیت گاہک کو منتقل ہو جاتی ہے۔

۷۔ترقیاتی مصارف پر وصولی: (Development Charges)

اس طریقہ کے تحت بینک کسی گاہک کی اراضی یا املاک کی حالت بہتر بنانے اور اسے

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

ترقی دینے کے لئے سرمایہ فراہم کرتا ہے۔ بینک کے اس اقدام سے متعلقہ املاک کی قدر و قیمت میں جو اضافہ ہوتا ہے، بینک اس میں سے حصہ وصول کرتا ہے۔

۸۔ سرمایہ کاری سے متعلق مالیات کی فراہمی کا طریقہ کار:

۹۔ مشارکہ: (Musharaka)

اس طریقہ کے تحت بینک نفع ونقصان میں شرکت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کے لئے مالیات فراہم کرتا ہے۔ شرکاء کے درمیان منافع کی تقسیم پہلے سے طے شدہ شرائط کے مطابق ہوتی ہیں جبکہ نقصان ان کے سرمایہ کے متناسب ہوتا ہے۔

۱۰۔ تجارتی کمپنیوں کے سرمایہ حصص میں شرکت اور حصص کی خرید:

(Equity Participation & Purchase of Shares)

بینک تجارتی کمپنیوں کے سرمایہ حصص میں شریک ہوسکتے ہیں اور اسٹاک ایکسچینج سے مختلف کمپنیوں کے حصص خرید کر منافع کما سکتے ہیں۔

۱۱۔ شراکتی مدتی سرٹیفکیٹ اور مضاربہ سرٹیفکیٹ کی خرید:

(Purchase of Participation Term Certificate & Mudarba Certificate)

پاکستان میں تجارتی کمپنیوں کے سودی ڈبینچرز کی جگہ شراکتی مدتی سرٹیفکیٹ (PTC) کا اجراءعمل میں لایا گیا ہے۔ بینکوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ (PTC) خریدنے میں اپنا سرمایہ استعمال کریں۔ بینکوں کو اس بات کی بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ عام لمیٹڈ کمپنیوں کے حصص کی طرح مضاربہ کمپنیوں کے حصص خریدنے کے لئے سرمایہ کاری کریں۔ بینک خود بھی اپنی مضاربہ کمپنیاں قائم کرنے کے مجاز قرار دیئے گئے ہیں۔ مضاربہ کاروبار کی وہ شکل ہے جس میں سرمایہ ایک فریق کا ہوتا ہے اور کام دوسرا کوئی فریق کرتا ہے۔ منافع کی تقسیم دونوں فریقوں کے درمیان طے شدہ شرائط کے مطابق عمل میں آتی ہے۔ جبکہ نقصان صرف سرمایہ کے مالکوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

۱۲۔ کرایہ میں حصہ داری: (Rent Sharing)

اس طریقہ کے تحت بینکوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ کسی جائیداد کی خریداری کے لئے سرمایہ فراہم کر کے اس کے کرایہ میں حصہ دار بن جائیں۔

پاکستان میں بلاسود بینکاری کا نظام جس پر جوش اور پر خلوص انداز میں شروع کیا گیا تھا، افسوس کہ یہ جذبہ بعد میں اسی طرح پر قائم نہ رہا۔ نہ صرف سود کو معیشت کے تمام شعبوں سے ختم کر دینے کا مقصد پورا نہ ہو سکا بلکہ کئی شعبوں میں سودی اثرات دوبارہ عود کر آئے ہیں۔(۱)

بلاسود بینکاری کا آغاز وارتقاء اور پاکستان میں بینکاری کی توسیع وترقی:

آزادی کے بعد سے بینکاری نے بڑی تیزی سے ترقی کی ہے۔ کیونکہ پاکستان کو آزادی کے وقت ایک تباہ شدہ بینکاری نظام ورثہ میں ملا، مگر دورِ حاضر میں بینکاری نظام میں ایک بنیادی اور انقلابی تبدیلی یہ ہوئی ہے کہ بعض مسلمان ممالک میں اسے اسلامی اصولوں پر قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے بلکہ اس سلسلہ میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی ہے۔ اس وقت پاکستان سعودی عرب، ایران، مصر، متحدہ عرب امارات اور سوڈان میں چند مالی ادارے جو بینک کے نام سے موسوم ہیں بلاسود اور نفع ونقصان میں شراکت کی بنیاد پر کاروبار کرتے ہیں۔ اب پاکستان کا بینکاری نظام بھی کسی افریشیائی ملک سے پیچھے نہیں ہے اور ملک میں آج تک ایک بھی جدول بینک فیل نہیں ہوا ہے۔ ہمارا بینکاری نظام مضبوط ہے اور لوگوں کو اس پر مکمل اعتماد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بینکاری کی سہولتوں میں توسیع وترقی پاکستان کی معاشی تاریخ کا ایک قابل فخر اور تابناک باب ہے۔

پاکستان میں نظامِ بینکاری کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کا آغاز جولائی ۱۹۷۹ء کو شروع ہوا اور جولائی ۱۹۸۵ء یعنی پانچ سال کے عرصہ میں اس کے تمام مرحلے مکمل ہو گئے، ویسے ۱۹۷۵ء میں بلاسود بینکوں کا قیام عمل میں آنا شروع ہوا تو ۱۹۷۵ء میں اسلامک بینک دبئی بنا اور اسی سال اسلامی ترقیاتی بینک قائم ہوا۔(۲)

اس وقت سو سے زائد بینک بلاسود بینکاری کر رہے ہیں، جن کی ۲۵۰ سے زائد شاخیں مختلف ممالک میں کام کر رہی ہیں اور ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ اسلامی معاشیات: ۲۹۸۔۲۹۴۔ ۲۔ کتاب بینکاری: ۲۵۰۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

غیر سودی بینک اور اُن کے ناموں کی فہرست :

۱۔ بینک البرکہ اسوڈانی خرطوم، سوڈان۔

۲۔ فیصل اسلامک بینک آف سوڈان، خرطوم، سوڈان۔

۳۔ اسلامک بینک آف ویسٹ سوڈان، خرطوم، سوڈان۔

۴۔ اسلامک کوآپریٹوڈ ڈیولپمنٹ بینک خرطوم، سوڈان۔

۵۔ اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی آف سوڈان، خرطوم، سوڈان۔

۶۔ سوڈان اسلامک بینک خرطوم، سوڈان۔ ۷۔ تدمن اسلامک بینک خرطوم، سوڈان۔

۸۔ البرکہ نیل ویلی کمپنی قاہرہ، مصر۔

۹۔ عرب انویسٹمنٹ بینک (اسلامک بینکنگ آپریشن) قاہرہ، مصر۔

۱۰۔ بینک مصر، (اسلامی برانچ) مصر۔ ۱۱۔ فیصل اسلامک بینک آف مصر، مصر۔

۱۲۔ جنرل انویسٹمنٹ کمپنی قاہرہ، مصر۔

۱۳۔ انٹرنیشنل اسلامک بینک فار انویسٹمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ قاہرہ، مصر۔

۱۴۔ ناصر سوشل بینک قاہرہ، مصر۔ ۱۵۔ البرکہ انویسٹمنٹ لمیٹڈ، لندن، برطانیہ۔

۱۶۔ البرکہ انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، لندن، برطانیہ۔

۱۷۔ الراجحی کمپنی فار اسلامک انویسٹمنٹ، لندن، برطانیہ۔

۱۸۔ اسلامک فنانس ہاؤس پبلک لمیٹڈ کمپنی، لندن، برطانیہ۔

۱۹۔ اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی میلبورن، اسٹریلیا۔

۲۰۔ آردن فنانس ہاؤس کمپنی لمیٹڈ، (عمان، اردن)

۲۱۔ اردن فنانس ہاؤس عمان، اردن۔

۲۲۔ اردن اسلامک بینک فار فنانس اینڈ انویسٹمنٹ، عمان، اردن۔

۲۳۔ اردن دارالمال، اسلامی نساؤ بہاماس۔

۲۴۔ اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، نساؤ بہاماس۔

۲۵۔ مصر فیصل اسلامک بینک اینڈ ٹرسٹ بہاماس لمیٹڈ، نساؤ۔

۲۶۔ بینک التقویٰ، بحرین سوئیزرلینڈ۔ ۲۷۔ اسلامک بینک مانامہ، بحرین۔

۲۸۔ البرکہ اسلامک انویسٹمنٹ بینک، مانامہ، بحرین۔

۲۹۔ بحرین اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی، منامہ، بحرین۔

۳۰۔ بحرین اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی آف دی گلف منامہ، بحرین۔

۳۱۔ مصرف فیصل الاسلامی، بحرین۔

۳۲۔ اسلامک بینک آف بنگلہ دیش لمیٹڈ، ڈھاکہ، بنگلہ دیش۔

۳۳۔ جامی لمیٹڈ، ڈربن، جنوبی افریقہ۔

۳۴۔ اسلامک بینک انٹرنیشنل آف ڈنمارک، کوپن ہیگن، ڈنمارک۔

۳۵۔ بیت النصرار بن کوآپریٹو سوسائٹی، بمبئی، انڈیا۔

۳۶۔ التوخیم انٹرنیشنل ایکسچینج کمپنی صفات، کویت۔

۳۷۔ کویت فنانس ہاؤس، صفات، کویت۔

۳۸۔ افریقن عریبین اسلامک بینک، مونرویا، لائبیریا۔

۳۹۔ ارنکوعرب انویسٹمنٹ کمپنی، ویڈوز، لیمپٹس سٹائن۔

۴۰۔ اسلامک بینکنگ سسٹم فنانس، ایس، اے ویڈوز، لمپسٹن سٹائن۔

۴۱۔ اسلامک فنانس ہاؤ یونیورسل ہولڈنگ، ایس اے لکسمبرگ۔

۴۲۔ بینک اسلام ملائشیا برہاد، کوالالمپور، ملائشیا۔

۴۳۔ پلگرمز مینجمنٹ اینڈ فنڈ بورڈ، کوالالمپور، ملائشیا۔

۴۴۔ دبئی اسلامک بینک، دبئی، متحدہ عرب امارات۔

۴۵۔ اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، شارجہ، متحدہ عرب امارات۔

۴۶۔ فیصل اسلامک بینک آف نائیجر، نیامی، نائیجر۔

۴۷۔ دارالمال اسلامی، جنیوا، سوئٹزر لینڈ۔

۴۸۔ اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ جنیوا، سوئٹزر لینڈ۔

۴۹۔ شریعہ انویسٹمنٹ سروسز، پی آئی جی جنیوا، سوئٹزر لینڈ۔

۵۰۔ فیصل اسلامک بینک آف سینی گال، ڈکار، سینی گال۔

۵۱۔ اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی آف سینی گال، ڈکار، سینی گال۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

۵۲۔ دی اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی جرسی، سینٹ ہیلیئر۔

۵۳۔ مصرف فیصل الاسلامی، جرسی، سینٹ ہیلیئر۔

۵۴۔ البرکہ انویسٹمنٹ اینڈ ڈیویلپمنٹ کمپنی، جدہ، سعودی عرب۔

۵۵۔ اسلامک ڈویلپمنٹ بینک جدہ، سعودی عرب۔

۵۶۔ دی فلپائن امانۃ بینک، دمبونگاسی، فلپائن۔

۵۷۔ فیصل اسلامک بینک آف قبرص، لیفکوسا (ترکی، قبرص)۔

۵۸۔ اسلامک ایکسچینج اینڈ انویسٹمنٹ کمپنی، دوہا، قطر۔

۵۹۔ قطر اسلامک بینک، قطر۔ ۶۰۔ بینک التمویل السعودی التیونسی، قطر۔

۶۱۔ مر یبیسن تھائی انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ بینکاک، تھائی لینڈ۔

۶۲۔ البرکہ ترکش فنانس ہاؤس، استنبول، ترکی۔ ۶۳۔ فیصل فنانس انسٹی ٹیوشن، استنبول، ترکی۔

۶۴۔ اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی گیانا، کوناکری، گیانا۔

۶۵۔ مصرف فیصل الاسلامی گیانا، کوناکری، گیانا۔

۶۶۔ سپاہ اسلامک بینک تہران، ایران۔

اس وقت ایسے ۱۰۰ سے زائد بینک کام کر رہے ہیں، جن کی دو سو پچاس سے زیادہ شاخیں مختلف ممالک میں کام کر رہی ہیں۔ اس وقت ان کا سرمایہ پندرہ ارب سے زیادہ ہے۔ دو ہولڈنگ کمپنیاں یعنی بڑے ملٹی نیشنل ادارے، ایک دارالمال اسلامی جس کے تقریباً ۳۰ بینک یا سرمایہ کاری کی کمپنیاں یا انشورنس کمپنیاں ۲۲ ممالک میں کام کر رہی ہیں۔ دوسرا ''البرگا'' گروپ ہے، جس کے ۱۵ ادارے ۱۲ ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ یہ تمام ادارے بڑی کامیابی کے ساتھ اسلامی بینکاری کے تجربہ سے گزر رہے ہیں۔ (۱) میں پوری معیشت کو اسلامی بنیادوں پر ڈھالنے کا کام جاری ہے۔ جبکہ ملائشیا میں گزشتہ چند ماہ میں اسلامی معاشی نظام اور اسلامی نظام بینکاری کے لئے عملی اقدامات کئے ہیں۔ جبکہ حال ہی میں آسٹریلیا میں بھی بلاسود بینک قائم کر دیا گیا ہے۔

بلاسود بنیادوں پر کام کرنے والے دنیا کے بڑے بڑے مالیاتی اداروں مثلاً ورلڈ بینک (IBRD) آئی۔ ایم۔ ایف (IMF) سے معاملات کر رہے ہیں۔ آئی۔ ایم۔ ایف۔ اس وقت تک

۱۔ اسلامی معاشیات: ۲۹۸۔۲۹۴۔

پندرہ بیس جائزے تیار کر چکا ہے جس میں اسلامی بینکوں کے ساتھ اس کے تجربات اور جائزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح اسلامی بینکاری یا غیر سودی بینکاری اب ایک خواب وخیال نہیں رہی بلکہ عملی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے اور سودی نظام بینکاری کے متبادل کے طور پر اس نظام کا اعتراف بین الاقوامی سطح پر ہو رہا ہے۔ (۱)

یہ ایک حقیقت ہے کہ غیر سودی کاروبار کا عملی طور پر تجربہ بھی کیا جا چکا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جنیوا سے شائع ہونے والے ''ماہنامہ المسلمون'' جو جناب سعید رمضان صاحب کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے، اس میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کا ''غیر سودی بینک'' پر ایک مقالہ شائع ہوا تھا کہ جس میں ڈاکٹر صاحب نے تحریر کیا تھا کہ ریاست حیدر آباد دکن (ہندوستان) (جس کے نواب میر عثمان علی خان تھے) میں ایک مرتبہ اس کا عملی تجربہ بھی کیا جا چکا ہے اور اسے بہت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ (۲)

پاکستان میں بلاسود بینکاری کرنے والے اسلامی بینکوں کے نام:

پاکستان میں نظام بینکاری کو سود سے پاک کرنے اور اسلامی خطوط پر استوار کرنے کا آغاز جولائی ۱۹۷۹ء کو جب شروع ہوا تو جولائی ۱۹۸۵ء کو یعنی پانچ سال کے قلیل عرصہ میں اس کے تمام مرحلے مکمل ہو گئے، تو اس وقت سوائے بینک دولت آف پاکستان اور نیشنل بینک آف پاکستان نے صرف اپنا باقاعدہ کام شروع کیا تھا۔ (۳) لیکن بعد میں جب جب ترقی ہوئی تو بہت سے بینک بلاسود اسلامی بینکاری کرنے لگے یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان میں درج ذیل بینک مرحلہ وار بلاسود بینکاری کا آغاز کر رہے ہیں جن میں:

۱۔ فیصل بینک آف پاکستان۔
۲۔ نیشنل بینک آف پاکستان۔
۳۔ حبیب بینک آف پاکستان۔
۴۔ یونائیٹڈ بینک آف پاکستان۔
۵۔ اسلامک بینک آف پاکستان۔
۶۔ میزان بینک آف پاکستان۔
۷۔ البرکہ بینک آف پاکستان۔
۸۔ تدمن اسلامک بینک آف پاکستان۔
۹۔ عسکری بینک آف پاکستان۔
۱۰۔ الائیڈ بینک لمیٹڈ۔

۱۔ اسلامی معاشیات: ۲۹۸۔۲۹۴۔ ۳۔ کتاب بینکاری: ۲۵۰۔
۲۔ (مقالہ) غیر سودی بینک ماہنامہ المسلمون۔ (مقالہ) مسئلہ سود ماہنامہ ثقافت، جنوری: ۴۶،۴۵۔

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)

ان کے علاوہ مزید بینکوں میں بھی مرحلہ وار بلاسود بینکاری کے عمل کا کام شروع ہونے کی توقع ہے۔

ان کی شاخیں پاکستان کے ہر شہر میں کام کر رہی ہیں۔(۱)

السعودی بینک:

السعودی بینک سود سے پاک، فنانسنگ کی مکمل وسعت مہیا کرتا ہے۔ اپنے گاہکوں سے قریبی تعاون کے ذریعے بینک نے (Structured asset finance) میں مخصوص لین دین کے مکمل نظام کے ذریعے اہم مقام حاصل کیا ہے۔

اس میدان میں بانی ہونے کی حیثیت سے، ان کی Product کی چار اقسام ہیں جن میں Ijara (اجارہ) مرابعہ، مشارکہ اور استیا۔

یہ مالیاتی آلات پورے اسلامی مالیاتی نظام کا احاطہ کرتے ہیں، جس نے بینک کو ان کے جامع حل مہیا کرنے کے قابل بنا دیا ہے۔

(الف)۔ Ijara (Leasing) (اجارہ):

یہ درمیانی مدت کے اثاثوں کی فنانسنگ ہے، اس میں بینک لیز پر مشینری، سامان آفس کے استعمال کی چیزیں اور گاڑیاں شامل ہیں۔ مدت اور لیز کا کرایہ گاہک کے موجودہ سرمایہ کے طریقہ کار اور مقاصد کو مدنظر رکھ کر طے کیا جاتا ہے۔

(ب)۔ (المرابعہ):

تجارتی فنانسنگ مرابع میں بینک اشیاء اور Capital Gord حاصل کرتا ہے۔ جن کی گاہک ڈیمانڈ کرتا ہے۔ پھر یہ اشیاء گاہک کو مارک اپ ریٹ پر فروخت کر دی جاتی ہیں۔ ان کی ادائیگی قسطوں میں Deferred میں ہوسکتی ہے۔

(ج)۔ (مشارکہ):

پارٹنر شپ فنانسنگ (حصے دار فنانسنگ)۔

۱۔ ذاتی ذرائع۔

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

یہ چھوٹی سے درمیانی مدت کی فنانسنگ ہے۔ مشارکہ میں حصے داری بینک اور اس کے گاہک کے درمیان ہوتی ہے۔ اس میں دونوں پارٹیاں سرمایہ مہیا کرتی ہیں۔ کسی پراجیکٹ یا کمرشل کام میں، منافع پہلے سے طے شدہ شرح کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ جبکہ نقصان سرمایہ کے لحاظ سے تقسیم ہوگا۔

(د)۔ استینا:

یہ تعمیراتی پراجیکٹ اور تیار شدہ اشیاء کے مطابق کی جاتی ہے، جہاں ادائیگی ٹھیکیدار یا سپلائر کو کام کی تکمیل کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔

پاکستان میں بلاسود بینکاری: Interest Free Banking in Pakistan

ہمارے ملک میں اسلامی نظام معیشت کے عدم نفاذ کی وجہ سے بینکنگ کا نظام سودی بنیادوں پر چل رہا ہے اور سود شریعت اسلامیہ میں قطعاً حرام ہے۔(۱)

قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ میں جس قدر شدت کے ساتھ اس کی حرمت کا ذکر آیا ہے، اس کی روشنی میں سود کی کوئی صورت بھی حلال تصور نہیں کی جاسکتی۔

اسلام نظامِ معیشت کو قائم کرنے کے لئے "بلاسود بینکاری" کا نظام بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ واضح ہو کہ غیر سودی بینکاری سے بہت آگے کی چیز ہے۔(۲)

اسلامی نظام معیشت کے دو اہم ادارے نظامِ زکوٰۃ وعشر اور بلاسود نظامِ بینکاری ہیں۔ ان دونوں نظاموں کو پاکستان میں رائج کرنے کے سلسلے میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ حکومت پاکستان نے پہلے مرحلہ میں زکوٰۃ اور عشر کا نظام نافذ کیا اور پھر بلاسود بینکاری کے نظام کو رائج کیا۔ بلاسود نظام بینکاری جولائی ۱۹۸۹ء میں پہلے تین مالیاتی اداروں میں شروع کیا گیا۔ یہ ادارے حسب ذیل ہیں۔

(الف)۔ پاکستان سرمایہ کاری کارپوریشن (ICP)

(ب)۔ قومی سرمایہ کاری کارپوریشن ٹرسٹ۔ (NIT)

۱۔ غیر سودی بینکاری ماہنامہ المصباح، جنوری فروری۔

۲۔ حضور اکرمؐ پیغمبر امن وسلامتی، ۳۰۷۔ سود کا مسئلہ، ماہنامہ ثقافت: ۳۸۔ ۳۷۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

(ج)۔ تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن (HBFC)

یہ تینوں ادارے سود سے پاک کاروبار کرتے رہے ہیں یہ تینوں ادارے بطور مضاربہ کمپنیاں رجسٹرڈ ہیں۔ اور صرف ایسے کاروبار کرتے ہیں۔ جو شروع لحاظ سے جائز ہوتے ہیں۔ ان تین اداروں کے علاوہ اب بہت سی مضاربہ کمپنیاں وجود میں آ چکی ہیں۔ یہ کمپنیاں اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange) میں اپنے حصص فروخت کر رہی ہیں۔ مضاربہ کمپنی ایسا کاروبار کرتی ہے، جس میں سرمایہ کار اپنا سرمایہ لگاتے ہیں۔ کاروبار کو منظم کیا جاتا ہے اور کاروبار سے حاصل ہونے والا منافع دونوں فریقوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ حکومت پاکستان نے ایک مذہبی بورڈ بھی قائم کیا ہے، جس کی پیشگی اجازت کے بغیر مضاربہ کمپنی کوئی کاروبار نہیں کر سکتی۔ مضاربہ میں سرمایہ کاری کرنے والوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔

۱۔ آج کل معیشت میں مشترکہ سرمایہ کی کمپنی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ پہلے یہ کمپنیاں سرمایہ حاصل کرنے کیلئے مقررہ شرح سود پر حصص جاری کرتی ہیں۔ اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ حصص کے خریدار کمپنی کے کاروبار میں بھی ایک معینہ مدت تک حصہ دار بن جائیں گے اور انہیں شراکتی مدتی سٹیفکیٹ جاری کئے جائیں گے۔ وہ منافع اور خسارہ میں بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

۲۔ تجارتی بینکوں میں بلاسود کھاتے (پی ایل ایس اکاؤنٹ) کھولے گئے ہیں۔ لوگ ان میں رقوم جمع کرواتے ہیں۔ بینک یہ رقم غیرسودی کاروبار میں لگاتے ہیں سال میں دومرتبہ منافع میں حصہ امانت دار (Dopositors) وصول کرتے ہیں۔ منافع کی شرح ہر سال مختلف ہوتی ہے۔ یہ بلاسود نظام حکومت پاکستان نے تمام بینکوں میں یکم جنوری ۱۹۸۱ء سے نافذ کر دیا ہے۔ بینک سود سے پاک معیاری اور غیر معیاری کھاتے کھول رہے ہیں۔ عوام پہلے کی طرح ان میں اپنی امانتوں کو جمع کرواتے ہیں۔ غیر معیاری کھاتے سے کم از کم سو روپے سے اور معیاری کھاتے کم از کم ایک ہزار روپے سے کھولے جا سکتے ہیں۔ ان دونوں قسم کے کھاتوں میں شرح منافع مدت کے مطابق کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔

۳۔ بلاسود پروگرام کے مطابق یہ بھی طے پایا تھا کہ جنوری ۱۹۸۵ء بینک حکومت کو سرکاری کارپوریشنوں سرکاری اور نجی کمپنیوں کو جو سرمایہ فراہم کریں گے وہ بھی اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہوگا۔

☆ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی: الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ☆

۴۔ یہ بھی طے پایا تھا کہ یکم جولائی ۱۹۸۵ء سے اسٹیٹ بینک کا تجارتی بینکوں اور حکومت کے ساتھ لین دین بھی بلاسود بنیادوں پر یعنی (اسلامی اصولوں) کے مطابق ہوگا۔(۱) معاشرے کو سود سے پاک کرنے اور اسے اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لئے یہ بہت ضروری اقدامات ہیں۔ جنہیں بروئے کار لانا بھی بہت ضروری ہے۔ ورنہ سود جس طرح مسلم معاشرے میں رائج ہوکر تباہی پھیلا رہا ہے کہ مسلمان اپنا سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔ حکومت بھی، امارت بھی، خوشحالی بھی، اپنی تمام املاک منقولہ و غیرمنقولہ جاگیریں باغات وغیرہ بھی، دوسروں کے دست نگر ہو جائیں گے بلکہ ہو چکے ہیں کہ ہمارا ملک پاکستان اس سودی نظام کی وجہ سے قرضوں کے بوجھ تلے اتنا دب چکا ہے کہ اس ملک میں پیدا ہونے والا ہر بچہ مقروض پیدا ہوتا ہے اور پھر مقروض ہی مر جاتا ہے۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق پاکستان کو سالانہ ۱۲ ارب روپیہ سود کی شکل میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ یوں تو سود کے مظالم کے کئی نمونے ہمیں روزانہ دیکھنے کو ملتے ہیں۔ لیکن ہم اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ ان پر کبھی غور ہی نہیں کرتے۔ اگر غور کرنا شروع کر دیں تو ہوسکتا ہے کہ کسی طرح ہم بھی اس لعنت سے بچ سکیں اور صنعتی اقتصادی اور معاشی لحاظ سے کچھ ترقی کر سکیں۔ آج شرح سود صفر پر لے آئیے تو ملک کے تمام بیمار کارخانے صحتمند ہو جاتے ہیں۔ ان سے کسی کا بیلنس شیٹ اٹھا کر دیکھئے تو ایک قدر مشترک جو ہر کارخانے میں نظر آئے گی یہ ہے کہ کارخانے پر سود کا بوجھ اس کی مجموعی آمدنی سے کہیں زیادہ ہے۔ صحیح پالیسی بنانے میں سوائے قوت فیصلہ کے کچھ خرچ نہیں آتا۔(۲)

معاشیات کے منسٹر مسٹر ہوٹن ڈیم زیڈن نے ۱۹ر فروری ۲۰۰۱ء کو کوالالمپور میں اسلامی بینکنگ اور معیشت زیڈن بین الاقوامی موقع پر خطاب کیا۔

(جاری ہے)

مجلّہ فقہ اسلامی اور جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی تالیفات کے لیے

لاہور میں

مدیر معاون مجلّہ فقہ اسلامی

علامہ غلام نصیر الدین نصیر صاحب جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں رابطہ کریں۔

۱۔ رہبرِ معاشیات: ۲۳۴۔ اسلامی معاشیات: ۲۹۵، ۲۹۴۔

۲۔ اسلام اور جدید معاشی تصورات اور تحریکیں: ۲۵۰، ۲۴۹۔